مکہ اور مدینہ میں سیرت سے جڑے مقامات کی زیارت کا حکم

www.ahlulathar.net

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ سے پوچھا گیا:

ایسے مقامات کی زیارت کا کیا حکم ہے جن کا تعلق نبی ﷺ کی سیرت سے جڑا ہوا ہے: جیسے غارِ حراء، جبلِ احد اور مسجد قبلتین ؟

جواب: ان مقامات کی زیارت اگر تبرک حاصل کرنے کے لئے یا اس عقیدے سے کی جائے کہ یہ مشروع ہیں تو ایسا کرنا بدعت ہے اور یہ جائز نہیں۔ رہا ان (مقامات) کی زیارت صرف جاننے کے لئے (علم کے لئے) تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اگر وہ صرف اسے جاننے کے لئے جاتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر وہ اس کی زیارت کرتا ہے اس سے تبرک حاصل کرنے کے لئے یا اس عقیدے سے کہ ان کی زیارت مشروع ہے اور اس میں اجر ہے، تو ایسا کرنا بدعت ہے اور یہ جائز نہیں[1]۔

مصدر: تفسیر امام محمد بن عبدالوھاب؛ درس نمبر ۸، الدروس الصیفیہ لکبار العلماء

شیخ ربیع بن ھادی المدخلی حفظہ اللہ سے پوچھا گیا:

جبلِ ثور اور جبلِ حراء پر چڑھنے کا کیا حکم ہے، صرف دیکھنے کے لئے اور اس جگہ کی معرفت کے لئے جہاں نبی ﷺ آئے تھے؟

جواب: اگر ایسا کوئی ان دنوں میں کرتا ہے جو جاہلوں، خرافیوں اور بدعتیوں کے زیارت کے دن ہیں تو ایسا کرنا ایک

---

[1] کیونکہ عبادت کی نیت سے کسی مقام کی زیارت کرنا صرف دلیل کی روشنی ہی میں ہو سکتا ہے۔ کسی مسجد کی زیارت کے لئے سفر کرنا تو جائز نہیں سوائے تین مساجد کے، مسجدِ حرام، مسجدِ نبوی اور مسجدِ اقصیٰ جیسا کہ حدیث میں ہے:

وَلاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ، إِلَّا إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الأَقْصَى وَمَسْجِدِي (تین مساجد کے سوا کجاوے نہ کسے جائیں (سفر نہ کیا جائے)، مسجدِ حرام، مسجدِ اقصیٰ اور میری مسجد (یعنی مسجد نبوی ﷺ) (صحیح بخاری: ۱۱۹۷). تو پھر مشاہد اور مزارات اور دیگر مقامات کی زیارت وہاں تبرک حاصل کرنے کے لئے کیسے جائز ہو گی؟

طالبِ علم کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ ان کے شر میں ان کے ساتھ شریک ہو کیونکہ وہ سمجھیں گے کہ یہ ہمارا ساتھ دے رہے ہیں۔ مگر اگر وہ اس نیت سے جاتا ہے کہ وہ انہیں نصیحت کرے گا اور انہیں بیان کرے گا کہ ان کی یہ زیارت اللہ کے دین میں سے نہیں ہے اور نہ ہی مشروع ہے تو اور بات ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ اس پاک سرزمین میں پیدا ہوئے اور یہ (مکہ) آپ ﷺ کا شہر تھا۔ آپ ﷺ اپنی بعثت سے پہلے غار حراء میں جاتے اور وہاں عبادت کرتے یہاں تک کہ اللہ نے آپ ﷺ پر وحی بھیجی جب کہ آپ ﷺ وہاں تھے۔ جب آپ وہاں وہاں تھے۔ جب آپ وہاں سے لوٹے تو دوبارہ وہاں کبھی نہیں لوٹے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ہجرت کرلی۔ جب آپ علیہ الصلاۃ والسلام مکہ لوٹے اور عمرہ قضا کیا تو وہاں نہیں گئے اور نہ ہی فتح مکہ کے سال وہاں گئے! حجۃ الوداع کے موقع پر جب (مکہ) آئے تب بھی نہ آپ ﷺ اور نہ ہی آپ کے صحابہ ان مقامات پر گئے۔

رہا غارِ ثور، وہاں تو آپ ﷺ مجبوری میں گئے[2]، پھر جب وہاں سے نکلے تو دوبارا کبھی نہیں گئے! تو پھر ایسا تعلق (ان لوگوں کا) کیوں؟ کچھ شریر پروپوگینڈے اور اشتہارات اہلِ باطل کی طرف سے پھیل رہے ہیں جو ان مقامات اور دیگر جگہوں کی زیارت کے فضائل میں گڑھے گئے ہیں۔ اگر کوئی طالبِ علم جاتا ہے انہیں نصیحت کرنے کے لئے تو اس میں کوئی حرج نہیں[3]۔

مگر اگر وہ صرف ان کی بھیڑ بڑھانے کے لئے جاتا ہے؛ جاہلوں اور گمراہوں کی بھیڑ بڑھانے کے لئے اور انہیں نصیحت نہیں کرتا تو یہ گنہگار ہوگا۔ اگر وہ ان چیزوں کو جاننا ہی چاہتا ہے[3] تو پہلے انہیں پڑھے، اور اگر اسے جاننے کے لئے (جانا ہی) ہے تو خلوت میں جائے[4]۔

---

[2] نبی ﷺ غارِ ثور میں اس وقت گئے جب آپ ہجرت کر رہے تھے اور مشرکین آپ ﷺ کو تلاش کر رہے تھے۔

[3] مثلاً علمی ریسرچ وغیرہ کے لئے۔

[4] تاکہ عوام الناس دھوکہ نہ کھا جائے اور یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ جب دیندار لوگ جا رہے ہیں تو ہمیں کیوں منع کیا جا رہا ہے؟ جبکہ دونوں کے فرق ہے

یہ مصیبت ہمیں مغربی (دنیا کے) لوگوں سے حاصل ہوئی ہیں۔ اور یہ ہے آثار[۵] کا اہتمام کرنا۔ یہ مسلمانوں کے لئے مغربی لوگوں کی چال ہیں کہ وہ آثار کا اہتمام کریں، اور آثار کو کھود نکالیں اور ان کی کھوج بین کریں جیسا کہ انھوں نے فرعون اور بابیلونیوں کی لاشوں کو نکال کر رکھ دیا۔ وہ چاہتے ہیں کہ وہ ہمیں فرعونیوں کی جاہلیت یا بابیلونیوں کی جاہلیت کی طرف لوٹا دیں۔ یہ ہے یہود و نصاریٰ کا ہدف اور مقصد۔ یہ بات وہاں سے نکل کر (مسلمانوں کے ذہن میں) غارِ حراء اور غارِ ثور جیسی جگہوں تک پہنچتی ہیں۔ لوگ ایسی جگہوں پر آتے ہیں اور اس بات کا امکان رہتا ہے کہ وہ ان جگہوں کو چھوتے ہیں اور اس سے برکت لیتے ہیں اور ان جیسی جگہوں کے تعلق سے عقیدت رکھتے ہیں۔ تو طالبِ علم کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ ان جیسی جگہوں پر ایسی مناسبت سے جائے۔ مگر اگر اسے جانا ہی ہو (علم کے لئے) تو اکیلے میں جائے کہ اسے نادان، جاہل اور گمراہ لوگ نہ دیکھیں، تاکہ وہ یہ نہ سمجھ لیں کہ ان مقامات کی زیارت مشروع ہے۔

مصدر: شیخ ربیع بن ھادی المدخلی حفظہ اللہ کی ویب سائیٹ

http://www.rabee.net/ar/questions.php?cat=47&id=788#

ترجمہ اور حاشیہ: ابو مریم اعجاز احمد

---

۵ آثار سے مراد ایسی تاریخی چیزیں یا پہلے کے لوگوں کے بچے ہوئے سامان یا نشانات۔ ان میں ہر وہ چیزیں شامل ہیں جو پہلے کے لوگوں کی نشانیاں مانی جاتی ہیں یہاں تک کے ان کے کھنڈرات اور محل بھی۔